کون کون سے کاموں کا استخارہ کروایا جاسکتا ہے؟

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1869

تاریخ اجراء: 15 محرم الحرام 1445ھ/03 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

استخارہ کن کاموں کے متعلق کروایا جاسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

استخارہ ہر اس کام کے متعلق کیا جاسکتا ہے جس کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار مسلمان کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے یعنی وہ کام شرعی اعتبار سے فرض وواجب یا مستحب نہ ہو مثلاً نماز پڑھنا یا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا کہ ان کے متعلق استخارہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ کام کرنا ویسے ہی ضروری ہیں۔ اسی طرح جو کام شرعی اعتبار سے منع ہے اس کے متعلق استخارہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ناجائز کاروبار، قطع رحمی کہ ان کے متعلق حکم واضح ہے کہ یہ کام نہیں کرنے۔ نیز استخارہ اسی کام کے متعلق کیا جائے جس کے بارے میں رائے قائم نہ ہو رہی ہو۔ جس کام کے کرنے یا نہ کرنے میں کسی ایک طرف رغبت ہو چکی ہو، اس کے متعلق استخارہ نہ کیا جائے بلکہ اپنی رغبت و میلان کے مطابق وہ کام کر لیا جائے۔

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: ”عن جابر بن عبد اللہ رضي اللہ عنهما، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها، كما يعلمنا السورة من القرآن“ ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے۔ (الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التھجد، جلد 02 صفحہ 57، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ”بشر طیکہ وہ کام نہ حرام ہو نہ فرض و واجب اور نہ روزمرہ کا عادی کام۔ لہذا نماز پڑھنے، حج کرنے یا کھانا کھانے، پانی پینے پر استخارہ نہیں۔ یہ بھی ضروری ہے

کہ اس کام کا پورا ارادہ نہ کیا ہو صرف خیال ہو جیسے کوئی کاروبار، شادی بیاہ، مکان کی تعمیر وغیرہ کا معمولی ارادہ ہو اور تردد ہو کہ نہ معلوم اس میں بھلائی ہو گی یا نہیں تو استخارہ کرے۔'' (مرأۃالمناجیح، جلد02، صفحہ301، نعیمی کتب خانہ گجرات)

مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**بدشگونی**'' میں لکھا ہے کہ: ''صِرف ان کاموں کے بارے میں استخارہ ہو سکتا ہے جو ہر مسلمان کی رائے پر چھوڑے گئے ہیں مثلاً تجارت یا ملازمت میں سے کس کا انتخاب کیا جائے؟ سفر کے لئے کون سا دن یا کون سا ذریعہ مناسب رہے گا؟ مکان و دکان کی خریداری مفید ہو گی یا نہیں؟ کون سے علاقے میں رہائش مناسب ہو گی؟ شادی کہاں کی جائے؟ وغیرہ وغیرہ۔ جن کاموں کے بارے میں شریعت نے واضح اَحکام بیان کر دیئے ہیں ان میں استخارہ نہیں ہوتا جیسے پنج وقتہ فرض نمازیں، مالدار ہونے کی صورت میں زکوۃ کی ادائیگی رمضان المبارک کے روزے وغیرہ کے بارے میں استخارہ نہیں کیا جائے گا کہ میں نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ زکوۃ ادا کروں یا نہ کروں؟ اسی طرح جھوٹ بولنا یا کسی کی حق تلفی کرنا وغیرہ جن کاموں سے شریعت نے منع کیا ہے وہ کروں یا نہ کروں؟ بلکہ ان تمام کاموں میں شریعت کی ہدایات پر عمل کرنا ضَروری ہے۔۔۔۔اِستخارہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اِستخارہ ایسے کام کے متعلق کیا جائے جس کے کرنے کے بارے میں طبیعت کا کسی طرف مَیلان نہ ہو کیونکہ اگر کسی ایک طرف رَغبت پیدا ہو چکی ہو گی تو پھر اِستخارہ کی مدد سے صحیح صورتحال کا واضح ہونا بہت مشکل ہو جائیگا۔" (بدشگونی، صفحہ45،46، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net